



ترکِ تعلق اور نذر کے بارے میں عائشہ رضی اللہ عنہا کا عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے ساتھ (روئے والے) واقعہ کا بیان

عوف بن مالک - یا ابن حارث - بن طفیل سے روایت ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ بیان کیا گیا کہ عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے اس بیع اور عطیہ کے بارے میں فرمایا، جسے عائشہ رضی اللہ عنہا نے دیا تھا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو ایسے معاملوں سے باز رہنا چاہیے، نہیں تو اللہ کی قسم میں انہیں مال میں تصرف سے روک دوں گا! ام المؤمنین نے کہا: کیا واقعی اس نے یہ بات کہی؟ لوگوں نے بتایا کہ جی ہاں! فرمایا: میں اللہ کے نام پر منت مانتی ہوں کہ ابن زبیر سے کبھی کوئی بات نہیں کروں گی! اس کے بعد جب ان کے قطع تعلق پر عرصہ گزر گیا تو عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے لیے ان سے سفارش کی گئی (کہ انہیں معاف فرما دیں)، ام المؤمنین نے کہا: ہرگز نہیں، اللہ کی قسم! اس کے بارے میں کوئی سفارش نہیں قبول کروں گی اور اپنی نذر نہیں توڑوں گی جب یہ قطع تعلق عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے لیے لمبا ہو گیا، تو انہوں نے مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمن بن اسود بن عبد یغوث سے اس سلسلہ میں بات کی اور ان دونوں سے کہا کہ میں تمہیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کہ کسی طرح تم لوگ مجھے عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے میں داخل کرا دو؛ کیوں کہ ان کے لیے یہ جائز نہیں کہ میرے ساتھ صلہ رحمی کو توڑنے کی نذر مانیں چنانچہ مسور اور عبدالرحمن دونوں عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو ساتھ لے کر آئے اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے اندر آنے کی اجازت چاہی اور عرض کیا: "السلام علیک ورحمہ اللہ وبرکاتہ"، کیا تم اندر آ سکتے ہیں؟ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا آ جاؤ انہوں نے عرض کیا: تم سب؟ کہا: ہاں، سب آ جاؤ! ام المؤمنین کو اس کا علم نہیں تھا کہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بھی ان کے ساتھ ہیں جب یہ اندر گئے، تو عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما پر دھمکا کر اندر چلے گئے اور ام المؤمنین رضی اللہ عنہا سے لپٹ کر اللہ کا واسطہ دینے لگے اور رونے لگے (کہ معاف کر دیں، یہ ام المؤمنین کے بھانجے تھے) مسور اور عبدالرحمن بھی ام المؤمنین کو ابن زبیر سے بات کرنے اور ان کی معذرت قبول کرنے کے لیے قسمیں دیتے رہے اور کہنے لگے کہ آپ کو بھی معلوم ہے کہ نبی کریم ﷺ نے قطع کلامی سے منع کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ کسی مسلمان کے لیے اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ قطع کلامی جائز نہیں ہے جب دونوں نے بار بار یاد دلایا تو ام المؤمنین بھی انہیں یاد دلانے لگیں اور رونے لگیں اور فرمانے لگیں کہ میں نے تو نذر مانی ہے اور نذر کا معاملہ سخت ہے! لیکن یہ لوگ برابر کوشش کرتے رہے، یہاں تک کہ ام المؤمنین نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے بات کر لی اور اپنی قسم (توڑنے) کی وجہ سے چالیس غلام آزاد کیے اس کے بعد جب بھی آپ اپنی یہ نذر یاد کرتیں، تو رونے لگتیں، یہاں تک کہ آنسو آپ کے دوپٹے کو تر کر دیتے

[صحیح] [اسے امام بخاری نے روایت کیا ہے]

عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے سنا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کافی کچھ عطیہ و صدقہ کیا ہے انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ عطیہ بہت زیادہ نظر آیا، اس لیے کہا: اگر وہ باز نہیں آئیں، تو میں انہیں مال میں تصرف کرنے سے روک دوں گا! یہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حق میں بہت سخت بات تھی؛ کیوں کہ وہ ان کی خالہ تھیں اور عقل و فکر، حلم و بردباری اور حکمت و دانش والی تھیں؛ اس لیے ان کے بارے میں ایسی بات کہنا مناسب نہیں تھا عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات سن لی انہیں بتانے کا کام غیبت کرنے والوں اور چغل خوری کے ذریعے آپس میں فساد پھیلانے والوں نے کیا جب یہ بات عائشہ رضی اللہ عنہا تک پہنچی، تو انہوں نے ان سے ہمیشہ سے بات کرنے کی قسم کھا لی انہوں نے اپنے بھانجے پر شدید ناراضگی کی وجہ سے کیا انہوں نے قطع تعلق بھی کر لیا ظاہر سی بات ہے کہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا کا اپنے بھانجے سے ترکِ تعلق اختیار کرنا، ابن زبیر پر بہت سخت گزرے گا چنانچہ وہ انہیں راضی کرنے کی کوشش کرنے لگے؛ لیکن ام المؤمنین رضی اللہ عنہا

اپنے عزم پر قائم رہیں کیوں کہ وہ نذر کو بابت اہم جانتی تھیں ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ ﷺ کو دو ساتھیوں کو اپنا سفارشی بنایا ان دونوں نے ام المؤمنین کے ساتھ حیلے کا راستہ اختیار کیا، جو بجا بھی تھا؛ کیوں کہ اس کا نیک مقصد تھا اصلاح بین الناس کا مقصد انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اجازت طلب کی؛ چنانچہ سلام کیا اور اندر آنے کی اجازت مانگی جب انہوں نے داخل ہونے کی اجازت دے دی، تو دونوں نے کہا: ہم داخل ہو جائیں؟ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ہاں! ان لوگوں نے کہا: ہم سب؟ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: سب لوگ! عائشہ رضی اللہ عنہا کو معلوم نہیں تھا کہ عبد اللہ بن زبیر بھی ان دونوں کے ساتھ ہیں پھر بھی انہوں نے یہ نہیں کہا کہ کیا تمہارے ساتھ عبد اللہ بن زبیر ہیں؟ انہوں نے کوئی تفصیل نہیں طلب کی؛ بلکہ عام بات کہ دی کہ تم سب داخل ہو جاؤ چنانچہ وہ داخل ہوئے جب وہ اندر داخل ہوئے تو ان پر امہات المؤمنین کا حجاب تھا یعنی ایک ایسا پردہ جس سے امہات المؤمنین پردہ فرمایا کرتی تھیں؛ تاکہ لوگ انہیں دیکھ نہ پائیں، وہ عام عورتوں والا حجاب نہیں تھا؛ کیوں کہ عام عورتوں کے حجاب میں چہرے اور جسم کو ڈھانکا ہوتا ہے، لیکن یہ حجاب ایسا تھا جو لوگوں اور امہات المؤمنین کے درمیان حاجب اور حائل ہوا کرتا تھا جب وہ دونوں گھر میں داخل ہوئے، تو عبد اللہ بن زبیر پردہ کے اندر داخل ہو گئے؛ کیوں کہ وہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بھانجے تھے اس طرح وہ ان کے محارم میں سے تھے ابن زبیر رضی اللہ عنہما ام المؤمنین کی طرف متوجہ ہوئے، انہیں بوسہ دینے لگے، رونے لگے، اللہ کا واسطہ دے کر قطع کلامی سے ڈرانے لگے اور کہنے لگے کہ یہ جائز نہیں ہے لیکن عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: نذر کا معاملہ سخت ہے پھر ان دونوں نے انہیں اس قطع کلامی سے، جس کا انہوں نے پختہ عزم کر رکھا تھا، رجوع کرنے پر آمادہ کیا اور نبی ﷺ کی وہ حدیث سنائی، جس میں ہے کہ کسی مومن کے لیے یہ درست نہیں کہ وہ اپنے بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑ رکھے یہاں تک کہ عائشہ رضی اللہ عنہا مطمئن ہو گئیں اور رونے لگیں اور عبد اللہ بن زبیر سے بات چیت شروع کر دیں لیکن یہ بات عائشہ رضی اللہ عنہا کو کافی غمگین کرتی رہی چنانچہ جب بھی عائشہ رضی اللہ عنہا سے یاد کرتیں، رونے لگتیں کیوں کہ یہ بات بابت سخت تھی اس نذر کی بنا پر انہوں نے چالیس غلام آزاد کیے؛ تاکہ اللہ تعالیٰ ان کی گردن کو جہنم سے آزاد کرے ان کا یہ عمل مزید تقویٰ و پرہیزگاری کے طور پر تھا؛ ورنہ واجب تو ایک ہی گردن آزاد کرنا تھا

<https://sunnah.global/hadeeth/ur/show/8409>



النجاة الخيرية
ALNAJAT CHARITY

